

ساتھ تیری نوکری کا بندوبست کیا ہے ہیں تو میرے رشتہ دار پر..... چن جی کون کسی کے لیے دمڑی نکالتا ہے۔

عاصم: بھروسے۔

سلطان: بھر بسم اللہ کر کے Capital Letters میں نام لکھو۔ لے اب تو سمجھ گیا کویتی بچہ۔

(پن دیتا ہے عاصم فارم کو بڑی خوشی کے ساتھ بھرتا ہے۔ کیرہ اس کا C-U لیتا ہے۔)

کٹ

سین 14 ان ڈور رات

(ڈائریکٹر غوری کے بڑے ہال میں پارٹی کے مختلف مناظر یہ ایک Glamourous پارٹی اب جنرل پارٹی کے شائوں میں چارپانچ Exclusive شات ستارہ کے لیجے۔ جس میں اس کی شخصیت کا یہ روپ کھلتا ہے کہ باوجود اتنی تکلیف وہ حالت کے اسے سوشل لائف میں کسی طرح ایکٹ کرنا پڑتا ہے۔ ستارہ اور ایک فیشن ایبل ایکٹرس زور سے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنستی ہیں۔ خاتون آنکھ مار کر پارٹی میں کسی کی جانب اشارہ کرتی ہے۔ جیسے کسی کا اسکیٹل ڈسکس کر رہی ہو۔ ستارہ اور وہ اس قدر زور سے ہنستی ہیں کہ ستارہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔ کیرہ اس کے چہرے پر آتا ہے۔ اور ہنستے چہرے پر چند لمحوں کے لیے مثل ہو جاتا ہے۔

ستارہ کو ایک ایکٹر پھول پیش کرتا ہے۔ پھر یہ پھول اس کے بالوں میں لگانے کی اجازت مانگتا ہے۔ ستارہ لا تعلقی لیکن Social grace کے ساتھ اجازت دیتی ہے۔ وہ پھول لگاتا ہے پھول لگواتے ہوئے ستارہ کا چہرہ بہت Aloof اور دکھی ہو جاتا ہے اور تصویر اسے کلوز اپ میں اور مثل میں دکھا رہا ہے۔

ستارہ دو خوبصورت فیشن ایبل عورتوں کے ساتھ ایک گول میز کے گرد بیٹھی ہے۔

تینوں سٹرو کے ساتھ کوکا کولا پی رہی ہیں۔ تینوں کے سر تقریباً جڑے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک جلدی جلدی باتیں کر رہی ہے۔ دوسری بار بار ہاتھ کے اشارے سے صاد کرتی ہے کہ بالکل یہی خبر ہے ستارہ ابرو اٹھا اٹھا کر کہتی ہے ہائے I dont beleive it تینوں Gossipers پر کیمرہ آتا ہے۔ پھر آخر میں کیمرہ ستارہ پر آتا ہے وہ ابرو اٹھائے حیرت کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ تصویر چند لمحوں کے لیے Still ہوتی ہے۔ اس پارٹی سین میں مارڈرن Orehetra نچ رہا ہے۔ خوب گہما گہمی ہے۔ پارٹی کو پھر لانگ شٹ میں Establish کیجئے۔ ستارہ کمرے سے باہر نکل جاتی ہے۔ غوری صاحب اس کا تعاقب کرتے ہیں۔)

کٹ

سین 15 ان ڈور ٹیرس رات

(ستارہ ریلنگ کے ساتھ لگی اوپر دیکھ رہی ہے۔ اوپر سے غوری آتا ہے۔)

غوری: اچھا اچھا میڈم آپ یہاں ہیں۔

ستارہ: آپ کا ٹیرس بڑا خوبصورت ہے۔

غوری: جی ہاں کچھ ہے ہی۔ اس کا نقشہ میں وی آنا سے لایا تھا۔

ستارہ: چاند راتوں میں تو اور بھی اچھا لگتا ہوگا۔

غوری: بس ایک غلطی ہو گئی ہے وہ جو ٹیرس میں نے دیکھا تھا اس پر فوارہ تھا یہاں وہ تعمیر

نہ کر سکے ہمارے Architect آپ کے لیے کافی لاؤں۔

ستارہ: نہیں جی شکریہ۔

غوری: میڈم ایک Request ہے۔ میرا خیال زیادتی ہے وہ Request کرنا لیکن

سب کہہ رہے ہیں صرف ایک۔

ستارہ: غوری صاحب ابھی میں بڑی پیچیدہ بیماری سے اٹھی ہوں میں اپنے آپ کو

Exhaust نہیں کرنا چاہتی۔

غوری: آپ کا گانا تو میڈم سب کو Tranqolize کرے گا خوش کرے گا۔
 ستارہ: شاید سب کو خوشی ہو..... لیکن میں اندر سے پریشان ہو جاؤں۔
 غوری: دیکھئے میڈم ویسے انصاف کی بات ہے آپ کا گلا قومی پر اپرٹی ہے۔ آپ کا اس پر اختیار نہیں ہونا چاہیے۔
 ستارہ: بد قسمتی سے میری گردن میں فٹ جو کر دیا گیا ہے قومی خزانہ۔
 غوری: پلیز میڈم۔ ہم سب آپ کا غسل صحت منار ہے ہیں We are celebrating پلیز۔
 (اس وقت غوری صاحب اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اندر لے جاتے ہیں۔)

کٹ

سین 16 ان ڈور رات
 (تمام مہمان ان فارمل طریقے سے کچھ کرسیوں پر کچھ قالین پر کچھ صوفے کے بازوؤں پر بیٹھے ہیں ستارہ ان سے سب سے کچھ الگ تھلگ سازندوں کے درمیان بیٹھی ہے۔
 افتخار دو چھوٹی بچیوں دائیں بائیں چوکڑی مارے بیٹھا ہے۔ ستارہ غزل گاتی ہے۔
 غزل:-

پوچھا کسی نے حال کسی کا تو رو دیئے
 پانی میں عکس چاند کا دیکھا تو رو دیئے
 نغمہ کسی نے ساز پہ چھیڑا تو ہنس دیئے
 غنچہ کسی نے شاخ سے توڑا تو رو دیئے
 اڑتا ہوا غبار سر راہ دیکھ کر
 انجام ہم نے عشق کا سوچا تو رو دیئے

(اس غزل کے دوران آہستہ آہستہ ان تمام چہروں کو expose کیجئے جو پارٹی Attend کر رہے ہیں۔ غزل کے الفاظ جیسے ان کی اندر کی زندگی کا انکشاف کر رہے ہیں)

مختلف قسم کے رد عمل۔ یعنی کچھ عورتیں بناؤ سنگھار میں مصروف ہیں۔ کچھ مرد سرگرم پیتے ہوئے سوچوں میں کھو گئے ہیں۔ ایک دو ہو لے ہو لے باتیں کرنے میں مصروف ہیں تو ان پر اس گیت کا کچھ اثر نہیں غوری صاحب آنکھیں کبھی آسمان کی طرف آنکھیں اٹھا کر کبھی کانوں کو ہاتھ لگا کر داد دیتے ہیں۔)

کٹ

سین 17 ان ڈور دن

(افتخار اور اس کا وکیل افتخار کی Study میں۔ افتخار ڈسک پر بیٹھا ہے اور وکیل سے باتیں کر رہا ہے۔)

افتخار: دیکھئے ابھی میں آپ کو مختار نامہ لے کر نہیں دے سکتا۔ لیکن آپ مقدمہ کر دیر رفتہ رفتہ سب کچھ طے ہو جائے گا۔

وکیل: افتخار صاحب اس سے دو چار اڑ چین پیدا ہوں گی۔

افتخار: ہوں بہت ہوں۔ مقصد یہ ہے کہ مقدمہ جیتوں یا ہاروں بکو اس جاری رہنی چاہیے کئی سال تک۔

وکیل: وہ تو رہے گی سرجب تک آپ کہیں گے۔

افتخار: سمن چلے جائیں ایک دفعہ۔

وکیل: انشاء اللہ۔ آپ مجھے ذرا تفصیل سے سمجھا دیں۔

(افتخار اٹھ کر وکیل تک آتا ہے اور پھر اس کے کندھے پر رازداری کے انداز میں ہاتھ

رکھ کر کھڑکی کی طرف جاتا ہے۔ اب وہ بول رہا ہے۔ لیکن ساؤنڈ نہیں آتی ان دونوں کی

کیرے کی طرف پشت ہے۔ یہاں موسیقی لگائیے۔ جو ستارہ کی ہچھلی غزل کے ساتھ ہے

لیکن الفاظ سنائی نہ دیں۔)

کٹ

(ستارہ کا بیڈ روم۔ اس وقت مالی کا لڑکا غلیل ہاتھ میں لیے کھڑکی کے سامنے کھڑا ہے۔ اس کے پاس ستارہ کھڑی ہے۔ لڑکا تاک کر غلیل مارتا ہے۔ ستارہ بڑی دلچسپی سے اسے Watch کر رہی ہے۔)

لڑکا: (غلیل مار کر) وہ گری امبی آپاجی۔

ستارہ: کمال کا نشانہ ہے تیرا واہ۔

لڑکا: ٹرائی کریں آپاجی آپ کی باری ہے۔

(ستارہ غلیل پکڑتی ہے لیکن الٹی یعنی اس طرح کہ ربڑ اپنے منہ پر آگے اس وقت افتخار اندر داخل ہوتا ہے۔)

افتخار: اوئے، اوئے، اوئے چلانہ دینا کہیں اپنے منہ پر لگے گی (پاس آکر) یار کبھی عورتوں کو بھی غلیل چلانی آئی ہے کس پر وقت ضائع کر رہے ہو۔

لڑکا: ابھی آپاجی نے امبی توڑی تھی جی ایک۔

افتخار: وہ امی خود گرنے والی ہوگی۔ آپاجی بے چاری سے کوئی نشانہ نہیں لگتا (غلیل سے نشانہ لگا کر) بتا کونسی امبی گراؤں۔

لڑکا: وہ صاحب جی وہ کبھے ہاتھ جس کے پاس کوئل بیٹھی ہے وہ جی وہ۔

افتخار: کہے تو کوئل کو مار گراؤں لے یار تیار ہو جا۔

ستارہ: ہائے خدا کے لیے ایسا نہ کرنا افتخار کوئل کو کون مارتا ہے۔

افتخار: اچھا لے یار۔ نشانہ ہمارا تو کبھی خطا گیا نہیں اللہ کی مہربانی ہے۔

(اس منظر کو کھڑکی کے بیرونی حصے سے فلمایے۔ یہاں ستارہ اور لڑکا افتخار کے دائیں بائیں ہیں۔ افتخار آنکھ بند کر کے نشانہ لگاتا ہے۔)

(اس وقت عاشی اور سکندر پورے جوش کے ساتھ Pillow fight کر رہے ہیں۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں سنبل کے تکیے ہیں۔ جو تھوڑے تھوڑے پھٹے ہوئے ہیں اور ان میں سے روئی نکلتی ہے۔ یہ کھیل ایسا ہے جس میں عاشی ہار رہی ہے اور جب اسے تکیہ لگتا ہے وہ چیخیں مارتی ہے۔ کھیل بالکل نیچرل ہو۔ صوفی پر پلنگ پر چڑھ کر Fight ہوتی ہے۔ پھر بھاگ کر عاشی ڈانگ ہال والی گانگ کھانے کی میز پر سے اٹھاتی ہے۔)

عاشی: ٹائم..... ٹائم..... بھئی ٹائم۔ (گانگ بجاتی ہے)

(تکیہ پھینک دیتی ہے اور پانی پیتی ہے۔)

سکندر: جب ہارنے لگتی ہے فوراً ٹائم ٹائم چلانے لگتی ہے۔

عاشی: ہمارا پروفیشن ایسا ہے سکندر ہم ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ جب پبلک کو رانا چاہیں را سکتے ہیں۔ ہنسنا چاہیں ہنس سکتے ہیں۔ ہمارے اندر فائر بریگیڈ اور جلتا مکان ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ (سینے پر ہاتھ مار کر) ہمارا ہارنے سے کیا کام چلواٹھو۔

سکندر: مجھے بھی تو پانی پلاؤ۔

(اب مسکین داخل ہوتا ہے۔)

عاشی: آپ سے نیچے کار میں نہیں بیٹھا جاتا آرام سے میں ابھی آجاتی خود ہی۔

مسکین: یہ سرکار خط ہے آپ کے لیے۔ مجھے چوکیدار نے دیا ہے۔

عاشی: چوکیدار نے؟..... خط۔

مسکین: Summon ہیں سرکار شاید۔

عاشی: جاؤ تم (مسکین جاتا ہے) کیا ہے سکندر..... کیسے سمز ہیں۔ بات کیا ہے۔

(سکندر خط کھول کر پڑھتا ہے۔)

سکندر: ستارہ بیگم نے مجھ پر مقدمہ کر دیا ہے محبت کا منطقی انجام۔

عاشی: مقدمہ؟ کس بات کا۔ کیسا مقدمہ

سکندر: بولو جی۔

(یکدم سکندر اونچے اونچے بننے لگتا ہے۔)

قسط 10

کردار

ستارہ

سکندر

عاشی

افتخار

اباجی

آپاجی

نگینہ

عاصم

منظور

دھوبن کے لڑکے

تین ایکسٹریکٹیاں

میوزک ڈائریکٹر

سازندے

(پچھلی قسط مسکین کی انٹری سے شروع کرتے ہیں اور جہاں سکندر قہقہے لگانا شروع کرتا ہے وہاں تک پچھلی قسط کا حصہ دکھاتے ہیں۔)

کٹ

سین 1 ان ڈور رات

پچھلے سین کے اختتام پر سکرین پر کارر لیس آنے لگتی ہے۔ کسی فلم کا ٹکڑا جس میں خوب تیزی ہو کاریں الٹی ہوں۔ ایک کار پیش پیش ہو اور انگریزی میں کنسٹری کرنے والا جوشیلا ہو۔ کچھ دیر یہ منظر دکھانے کے بعد کیمرہ ٹریک بیک کرتے ہیں اور نظر آتا ہے کہ یہ فلم جو دکھائی جا رہی ہے، ٹیلی ویژن پر ہے اس کے سامنے افتخار قالین پر لیٹا ٹیلی ویژن دیکھ رہا ہے۔ اس کی دونوں کہنیوں کے نیچے تکیہ ہے چہرہ بچوں کی طرح معصوم ہے۔ اس کے پاس دھو بن کے دونوں لڑکے بیٹھے پروگرام دیکھ رہے ہیں۔ افتخار اٹھتا ہے اور مائی کے ایک لڑکے کے کندھے کے گرد بازو مائل کرتا ہے پھر تکیے کو گھونسنہ مارتا ہے ٹیلی ویژن افتخار اور بچوں پر بار بار کٹ کرتا ہے ماحول میں خوشی ہے۔

کٹ

سین 2 آؤٹ ڈور دن

(عاشی اور سکندر کار میں جا رہے ہیں۔ وہ کسی بینک کے سامنے جا کر رکتے ہیں کار سے اترتے ہیں۔)

کٹ

سین 3 ان ڈور دن

(لاکر زوالا حصہ۔ نیجر عاشی اور سکندر اس Cell میں موجود ہے۔ نیجر لاکر کی "ماسٹر کی"

لگاتا ہے اور چلا جاتا ہے۔ اب سکندر اپنی کار کی چابیوں والے پھلے میں سے ایک چابا منتخب کر کے لا کر کے اسی تالے میں لگاتے ہیں، جہاں نیجر نے چابی گھمائی تھی لا کر کھلتا ہے۔ وہ اس میں سے زیور اور کچھ کاغذات نکال کر عاشی کو دیتا ہے۔ یہ زیور چھوٹے ڈبوں میں ہونے چاہئیں۔ ایک بڑا ڈبہ ہے جسے سکندر خود اٹھاتا ہے، لا کر بند کرتا ہے اور چابی جیب میں ڈالتا ہے۔ جس وقت سکندر لا کر بند کر رہا ہے عاشی اس کے کندھے پر پیار سے ہاتھ رکھتی ہے۔ سسپنس کا میوزک لگائیے۔)

ڈزالو

سین 4 ان ڈور دن

(ستارہ فرش پر بیٹھی ہے تان پورہ اٹھائے ہے۔ اس پر ایک دائرے کی شکل میں روشنی پڑ رہی ہے، باقی سیٹ پر اندھیرا ہے دروازے کی چوکھٹ میں افتخار کھڑا ہے اور دونوں بازو سینے پر ہیں۔ اس وقت افتخار نے دو شالا اوڑھ رکھا ہے۔ اس کی آنکھیں بند ہیں اور وہ پوری عقیدت سے ستارہ کا گانا سن رہا ہے۔ ستارہ نے تمام سفید کپڑے پہن رکھے ہیں اور گلے میں لمبے موتیوں کی ایک مالا ہے۔ ستارہ اور افتخار کی آنکھیں بند ہیں۔ یہ کلام عالی جی کا ہے۔ سارا سیٹ نیم اندھیرے میں ہے صرف یہ دو افراد مکمل روشنی میں ہیں۔ ستارہ کی بند آنکھوں سے آنسو گرتے ہیں۔)

گیت

ستارہ: جب کبھی جلنا ایسے جلنا باقی بچے نہ راکھ
 راکھ بچے تو گر جائے گی من اگنی کی ساکھ
 ستارہ: جب کبھی لکھنا چاند سے لکھنا سورج سے اشلوک
 سورج جس کی روشنیوں میں کوئی روک نہ ٹوک
 (اباجی کی آواز)

جب کبھی گانا گاتے ہی رہنا کھینچتے رہنا تان
اس اک تان کی آس پہ جس میں کھنچ جائے گی جان

جس وقت اس گیت کی استھائی گائی جاتی ہے اس وقت ستارہ اور افتخار کے چہرے دکھائے جاتے ہیں اور اس ماحول کی بے بسی دکھائی جاتی ہے۔

گیت جب انترے میں پہنچتا ہے۔ انترے کے یہ بول جب کبھی لکھنا جاری ہوتے ہیں کہ کر کے ہم سکندر اور عاشی پر جاتے ہیں۔ ڈریسنگ ٹیبل پر وہی ڈبے پڑے ہیں جن میں لا کر والے زیورات ہیں۔ اس وقت سکندر ایک ہار نکال کر عاشی کو پہناتا ہے پھر پیچھے سے ہک لگاتا ہے۔ عاشی لمبے لمبے جھمکے پہن رہی ہے۔ اس سے ان کا کندہ بن نہیں ہوتا۔ سکندر یہ کندہ بند کرتا ہے۔ عاشی آئینے میں غور سے سکندر کو دیکھتی ہے۔ آواز میں انترہ جاری رہتا ہے۔ جس وقت یہ انترہ ختم ہوتا ہے ہم اباجی پر آتے ہیں۔ وہ تنہا ایک درخت تلے ارد گرد کوئی نہیں، ان کے ہاتھ میں بھی تان پورہ ہے اور اس وقت ان پر بھی دائرے میں روشنی پڑ رہی ہے۔ وہ پورے دکھ کے ساتھ آخری انترہ اٹھاتے ہیں۔ جب بھی گانا گاتے ہی رہنا۔ انترہ ختم ہوتا ہے ہم دوبارہ افتخار اور ستارہ پر آتے ہیں۔ اس بار استھائی کو تصویر پر سو پر اپوز کرتے ہیں۔

”جب بھی جلنا ایسے جلنا باقی بچے نہ راکھ“

ستارہ چپ ہو جاتی ہے اور غور سے سنتی ہے پھر ہوا میں دیکھتی ہے، اٹھتی ہے اور افتخار کے پاس آتی ہے۔

ستارہ: تم نے سنا؟ سنا.....

افتخار: سن نہیں رہا تھا تو کیا سو رہا تھا۔ تم کو تو اپنی پانیوں جیسی بہتی آواز دے کرا

میاں نے صرف اپنا نقصان کیا ہے۔

ستارہ: اباجی کی آواز تھی، تھی نا افتخار؟

افتخار: اچھا تو اب تم کو Hallucination بھی ہونے لگیں۔ میں کہتا تھا۔ کہتا تھا

ابھی کچھ دن اور حجم کر علاج کراؤڈاکٹر نذیر کا، ہسپتال میں رہو، لیکن تم کو تو ہربانا غلط کرنا ہوتی ہے۔ خیر سے (سر کے پیچھے ہاتھ رکھ کر) یہاں درد تو نہیں ہے؟

ہی جیسا ہسپتال میں ہوتا تھا۔

ستارہ: کچھ نہیں ہے ہسپتال جیسا افتخار۔ تم نہیں سمجھو گے۔

افتخار: ہاں افتخار کیوں سمجھے گا۔ ایک تم ہی تو ذہین ہو سارے شہر میں۔

ستارہ: اچھا چپ کرو۔ تمہیں تو مداری ہونا چاہیے تھا کہیں۔

افتخار: اگر جان کی امان پاؤں تو ایک بات کروں، یعنی اگر تمہارا موڈ درست ہو تو..... دیکھ

لو میں۔

ستارہ: ہاں (پھر سے) لیکن اباجی کی آواز ضرور تھی۔

افتخار: اچھا بھئی تھی اور ہے۔ بات یہ ہے کہ غوری صاحب کل بہت ترلے منتیں کر رہے

تھے بلکہ رونے والا ہوا ہوا تھا وہ تو۔

ستارہ: کس لیے؟

افتخار: ریکوسٹ کر رہے تھے کہ..... کہ (اس کی شکل دیکھ کر) اگر تم ان کی فلم کے چار

گانے گادو تو وہ تم کو۔

ستارہ: نہیں افتخار..... پلیز نہیں..... میں وعدہ کر چکی ہوں اپنے آپ سے۔

افتخار: کیوں نہیں۔ آخر کس لیے یہ انکار؟

ستارہ: وہ سکندر۔ وہ سمجھے گا کہ شاید میں..... دیکھو افتخار، یہ ہم دونوں کی ناچاقی ہے ناراضگی

ہے۔ ہمیشہ کی جدائی نہیں ہے۔

افتخار: تم کو پتا ہے غوری صاحب کی کیا پرنسٹن ہے فلم انڈسٹری میں۔ بڑی ساکھ کے آدمی

ہیں۔

ستارہ: میں جانتی ہوں تم مجھ کو بتا رہے ہو، خواہ مخواہ۔

افتخار: اگر تم دوبارہ گانے لگو تو اس کو دھچکا لگے گا۔ سکندر پر فکر کا پہاڑ گرے گا وہ اب تک

سمجھتا ہے کہ تم اس کے بغیر کچھ نہیں ہو۔ اس پر ثابت کرو ستارہ تم اس کے بغیر

بھی زندہ رہ سکتی ہو اور خوش رہ سکتی ہو۔

ستارہ: میں اس کے پاس واپس جانا چاہتی ہوں۔ ہر قیمت پر۔

افتخار: تم ایسی کوئی بے وقوفی نہیں کرو گی۔

ستارہ: محبت میں کوئی Pride نہیں ہوتا افتخار۔

افتخار: آقا میرے بھولو بادشاہ جس پجوایشن میں آپ ہیں اس میں Pride رہنا چاہیے۔

ستارہ: یہ ایسے ہی ایک Phase سے گزر جائے گا عاشی والا۔

سکندر: اگر تم Phase سے نہ نکلیں پھر تم گزر گئیں تو؟

(اس وقت مالی کا لڑکا آتا ہے۔)

لڑکا: سرجی فون ہے آپ کا۔

افتخار: (زور سے) آگیا جی آگیا حاضر سائیں حاضر۔

کٹ

سین 5 ان ڈور دن

سکندر عاشی کے گھر میں ہے۔ یہ عاشی کا بیڈ روم ہے۔ میز پر گلاس ہے اس گلاس کے اندر

ایک قتلی ہے۔ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔)

سکندر: (آواز دے کر) عاشی..... عاشی..... عاشی..... (غسلخانے کے دروازے پر دستک

دے کر) جلدی نکلو میں نے ایک قتلی پکڑی ہے۔

عاشی: کیا ہے سکندر؟

(اس کے منہ سے سگریٹ نکال کر پھینکتی ہے۔)

سکندر: جناب والا ایسی ترکیب سے پکڑی ہے۔ ایسی ترکیب سے۔

عاشی: کبھی تم کسی کو آزاد بھی کیا کرو ہر وقت پکڑتے ہی رہتے ہو۔ چور سپاہی کا کھیل ہی

ہو تا رہتا ہے تمہارے ساتھ تو۔

سکندر: اتنی دیر کہاں لگا دی۔

عاشی: پتا ہے میرے Pimple نکل آئی ہے۔ بڑی درد ہو رہی ہے۔ تم کو کیا پتا

Continuty خراب ہو جائے گی۔ ساری فلموں میں یہ دیکھو پھنسی بھی کتنی

بڑی ہے۔

جناب مجھے کبھی کبھی قند کیوں کہتی ہیں؟ بتائیے؟

کوئی پرسل نام ہونا چاہیے۔ سکندر کیا نام ہے۔ سکندر اعظم.....

لیکن میں میٹھا تو نہیں ہوں۔

اور کیا ہو؟ بھلا؟ Honey اچھا ہے گا۔

(اس وقت مسکین کھانس کر داخل ہوتا ہے۔ اس کے پاس ہنگر میں چار پانچ بلاؤز ہیں وہ

چند ٹائے چور نظروں سے ان دونوں کو دیکھتا ہے۔)

ٹھہر جا بڑھاتیری گردن مروڑتا ہے ابھی۔ پھر پتا چلے گا۔

(سکندر اس کے پیچھے بھاگتا ہے۔ وہ پلنگ کے اوپر سے چڑھ کر دوسری جانب جاتی ہے۔

سکندر اور ستارہ کے عشق میں وہ بو جھل پن تھا جو روح کی تلاش میں ہوتا ہے۔ ہر جملے میں

کرب اور بے پناہ تھکاوٹ تھی، لیکن عاشی اور سکندر کے رشتے میں ایک خاص قسم کا

کھلنڈرا پن ہے جو سطحی جذبات کی نشان دہی کرتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کی طرف چیزیں

اٹھا کر مارنے کے عادی ہیں۔ Horse play میں انہیں لطف ملتا ہے۔ اس وقت جب

عاشی پلنگ کے دوسرے طرف جاتی ہے اسے مسکین نظر آتا ہے۔ اس سین میں عاشی نے

بلاؤز اور بیٹی کوٹ پہن رکھا ہے اور بڑی بے فکر نظر آرہی ہے۔)

(غصے سے) کیا چاہیے مسکین جی۔

آپ کے بلاؤز لایا ہے درزی۔

(عاشی اب ساڑھی باندھنے لگتی ہے۔)

آپ سے کتنی بار کہا ہے کھانس کر اندر آیا کریں۔

کھانس کر ہی آیا تھا جی۔

(بلاؤز پکڑتی ہے اور انہیں جانچتی ہے۔ سکندر واپس تہلی دیکھنے بیٹھتا ہے۔)

میں نے اس کم بخت درزی سے کہا تھا کہ فرنٹ اوپن بلاؤز ہو۔ اس نے پھر بیک

اوپن بنادئیے۔ سارے کے سارے ایک تو اس الو کے پٹھے کو کچھ یاد نہیں رہتا۔

نیچے آیا بیٹھا ہے جی درزی؟

عاشی: اور یہ..... اور یہ اور یہ..... یہ کس نے کہا تھا اسے کہ وہ بازوؤں پر الاسٹک ڈال دیئے۔

سکندر: اس کو کیا جھڑک رہی ہو۔ نیچے جا کر ٹیلر ماسٹر سے کہو۔
(بلاؤز پکڑتی ہے) مسکین بھائی کو کیا پتا.....

عاشی: (جوش کے ساتھ) آج تو ماسٹر جی کے ساتھ وہ کروں گی، وہ کروں گی، وہ کروں گی، وہ کروں گی.....
(جاتی ہے اس کے ساتھ ہی منظر فیڈ آؤٹ ہوتا ہے۔)

فیڈ آؤٹ

سین 8 ان ڈور (آپاجی کی بیٹھک) دن

(آپاجی بہت بنی سنوری ہیں۔ گولے سے مڑھا جالی دار دوپٹہ پہن رکھا ہے اور وہ منظور کے ساتھ پٹنگ پر چادر بدلواری ہے۔)

آپا: لڑکا ایم اے پاس ہے کوئی مخول نہیں ہے۔

منظور: ناں آپ جی مخول کیوں ہونا ہے۔ آپ خود کوئی مخول ہیں؟

آپا: کیا وقت ہوا ہے؟

منظور: سو اگیارہ جی۔

آپا: شیش پر کون گیا ہے۔

منظور: شیر اگیا ہے آپاجی تا نگہ جوت کر۔ عاصم بھائی گئے ہیں۔

(اس وقت عاصم اندر آتا ہے۔)

آپا: آگئے عاصم۔

عاصم: مہمانوں کو بیٹھک میں بٹھا دیا ہے آپا۔

(اب منظور کچھ فاصلے پر جا کر کام کر رہا ہے۔ آپا اور عاصم میں باتیں ہوتی ہیں۔ س طرح

کہ منظور نظر تو آتا ہے، لیکن ان کی باتیں نہیں سن سکتا۔)

کیسے لوگ ہیں؟

آپا:

(کچھ دل برداشتہ طریقے سے) جیسے لوگ ہوتے ہیں۔

عاصم:

کیا مطلب؟

آپا:

جیسے لوگ ہوتے ہی۔ امیر تعلیم یافتہ نجیب الطرفین قسم کے لوگ۔ لمبی ناکیں،

عاصم:

اونچے شملے، بولنے والی جوتیاں۔

ان کے پاس کون ہے اس وقت..... اباجی کہاں ہیں؟

آپا:

مہمان منہ ہاتھ دھو رہے ہیں۔ تیار ہو رہے ہیں۔ رات ٹھہریں گے۔ کل دن کی

عاصم:

گاڑی سے چلے جائیں گے۔

(غصے سے) ہوا کیا ہے؟ یہ تو باتیں کیسے کر رہا ہے آج؟

آپا:

کچھ نہیں۔

عاصم:

راستے میں کیا باتیں ہوئی تھیں؟

آپا:

باتیں کیا ہونی تھیں آپا، ہم میں اور خاندانی لوگوں میں..... جس کے پاس روپیہ

عاصم:

ہوتا ہے وہ اس کی باتیں کرتا نہیں تھکتا۔ جو انگریزی جانتا ہے وہ انگریزی بولنے

سے باز نہیں آتا۔ خاندانی لوگ رشتے ناطے گنواتے نہیں تھکتے۔ فلاں میرے

مائے کا بیٹا ہے۔ فلاں گھی ملز والا میری نند کا دیور ہے۔

چل اچھا تو ان کے پاس جا۔ میں ابھی آئی یہ کمرہ ٹھیک کروا کے۔

آپا:

میں ان کے پاس نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ خود ہی جائیں۔

عاصم:

کیوں؟ کیوں نہیں بیٹھ سکتا تو ان کے پاس۔

آپا:

ان سے بو آتی ہے۔

عاصم:

کیسی بو؟

آپا:

جیسے برساتوں میں نائیلون کے کپڑے پہننے سے آتی ہے۔

عاصم:

کیا بکواس کر رہا ہے عاصم۔

آپا:

ان سے تو دو کو س سے بو آتی ہے امیری کی۔ تعلیم کی عزت کی۔ میاں جی کو بلا لیں

عاصم:

وہ فٹ آئیں گے ان کے ساتھ۔

آپا: اچھا اچھا چلو اب اندر.....

(آپا ب چل کر منظور کے پاس آتی ہے۔)

آپا: میاں جی کو بلانے گیا تھا؟

منظور: جی گیا تھا بی بی..... کوئی سس ننان بھی آئی ہے، بی بی نگینہ کی۔

آپا: خیر سے تینوں نندیں آئی ہیں۔ ایک اسلام آباد رہتی ہے۔ ڈپٹی سیکرٹری ہے

اس کا میاں۔ دوسری کا شوہر کراچی میں گھی فیکٹری کا مالک ہے۔ تیسری ابھی کنواری ہے۔

منظور: کنواری ہے لیکن اچھا رہا ہوا ہے اس کو عزت کا اپنی بھوری بھینس کی طرح۔

آپا: اچھا چل بک بک نہ کر۔ ذرا مہربانی سے بلاؤ تو سر پر ہی چڑھا آتا ہے۔

منظور: (قدرے دکھ سے) آپا جی ہم لوگوں کو مہربانی کی کوئی لوڑ نہیں۔ ہم تو کتے لوگ

ہیں۔ بیچ بیچ کر کے بلاؤ تو بھی ڈرے آتے ہیں۔ درے درے کرو تو بھی پیروں میں گھسے جاتے ہیں۔

آپا: اچھا جلدی جامر بھوں پر اور میاں جی سے کہنا کہ اسلام آباد کے مہمان آگئے ہیں۔

(اب آپا پلٹ کر عاصم کی طرف دیکھتی ہے۔ وہ آنکھوں کو رومال سے پونچھ رہا ہے۔

آپا جلدی سے اس کی بڑھتی ہے۔ منظور جاتا نہیں۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ عاصم اور

منظور میں اتنا فاصلہ ہو کہ ادھر کی بات ادھر سنائی نہ دے سکے، لیکن جب منظور سے بات

ہو تو عاصم بیک پر نظر آتا رہے، لیکن آپا اور عاصم کی باتوں پر حاوی نہ ہو۔)

آپا: تو ابھی یہاں بیٹھا ہے۔ گیا نہیں مہمانوں کے پاس؟

عاصم: کیا لے کر جاؤں ان کے پاس۔ طشتی میں کیا سجا کر لے جاؤں..... غریبی بے نامی

بے سرو سامانی۔

آپا: ایک کو سیدھا کرو تو دوسرا ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ مشکل سے نگینہ کو منایا ہے وہ سامنے

آنا ہی نہیں چاہتی۔

عاصم: پیاری آپا جی آپ ہیں عورت۔ آپ کو پتا نہیں معاشرہ کیا ہوتا ہے۔ کسی امیر آدمی

سے شادی ہو گئی تو عورت امیر ہو گئی۔ خاندانی مرد سے شادی ہو گئی تو ماتھے پر

خاندانی ہونے کا قشقہ لگا لیا۔ آپ کو کیا پتا جب ہاتھ پلے کچھ نہ ہو تو لوگوں میں اٹھنا بیٹھنا کیا ہوتا ہے۔

آپا: ہیں یہ تجھے ہوا کیا ہے۔ توبہ اللہ میرے!
عاصم: تھوڑی دیر کے لیے کسی ملک میں داخل ہونا ہوناں آپا جی تو ویزہ چاہیے۔ ویزا دیکھا ہے کبھی۔ پاسپورٹ غور سے پڑھا ہے کبھی۔

آپا: میری جانے بلا۔
عاصم: آپا جی..... دوسرے ملک والے پوچھتے ہیں غیر ملکی ہے کہ ملکی..... مذہب کون سا ہے؟ ٹیکے لگے ہیں کہ نہیں..... شادی شدہ ہے یا کنوارا..... جسم پر کون سا داغ ہے، جس سے شناخت ہوگی۔ جب آدمی تھوڑی دیر کے لیے کسی دوسرے معاشرے میں قدم دھرے تو اتنی پوچھ گچھ ہوتی ہے۔ اپنے ملک والے چھوڑ دیں گے، توبہ کریں۔

آپا: تجھ کو آوارہ لڑکوں کی صحبت کا اثر ہو گیا ہے اور کوئی کسر نہیں ہوئی تھی۔
عاصم: سکرین چاہیے آپا جی سکرین۔ فرد اور معاشرے کے درمیان ڈھال..... جب معاشرہ اکیلے فرد پر حملہ کرتا ہے تو محمد علی کھلے کی طرح مارتا ہے، گول گول چکر لے کر.....

آپا: چپ چاپ اندر جا اور مہمانوں کی دیکھ بھال کر۔ مجھے ان باتوں سے کوئی غرض نہیں۔

عاصم: ٹکٹ سکے سکرین..... کوئی چیز میرے ہاتھ پلے نہیں ہے۔ میں اندر نہیں جاؤں گا۔ اباجی کو بھیجیں ان کے پاس۔

آپا: اچھا اب میں ایک بات نہ سنوں جاؤ جلدی۔
عاصم: ان کے پاس میاں جی کو بھیجیں آپا جی۔ دونوں پلڑے برابر ہوں۔ میاں جی پورے اتریں گے۔

(آپا منظور کے پاس جاتی ہے۔)
آپا: تو ابھی یہاں ہی کھڑا ہے مریعوں پر گیا نہیں۔

منظور: گیا تھا جی۔

آپا: کب؟

منظور: سویرے۔

آپا: میاں جی کو پیام دیا تھا۔

منظور: اچھا جی پیام دینا تھا۔ میں سمجھا موج میلے کے لیے بھیجا ہے۔

آپا: اب بکواس نہ کرو اور جا.....

(آپا مڑتی ہے لیکن منظور جاتا نہیں۔)

آپا: عاصم خدا کے لیے اندر جا..... ہوا کیا ہے سارے گھر کو.....

عاصم: (الزام کے انداز میں) آپ نے آپا جی آپ نے ہمارے اور معاشرے کے درمیان سکریں نہیں رہنے دی۔ آپ نے ہم کو برہنہ کر دیا ہے معاشرے کے سامنے۔

آپا: خواہ مخواہ۔

عاصم: ستارہ باجی کی دوات ان کی پوزیشن کی آڑ میں ہم زندگی بسر کر رہے تھے۔ ہم سب نالائق تھے..... نااہل تھے، لیکن ہمارے پاس باجی کی سکریں تھی۔ کاش آپ ہمیں یہاں نہ لائی ہوتیں۔

آپا: میاں جی ستارہ سے کم امیر نہیں۔ اس سے کم حیثیت نہیں ہے۔

عاصم: کوئی آدمی اپنے بہنوئی کے پاسپورٹ پر زندگی بسر نہیں کر سکتا آپا جی..... جو ہوائی سالادہ بے چارہ کیا بہنوئی کی عزت پر جئے گا۔

(جاتا ہے۔)

منظور: (پاس آکر) آپا جی ترکالاں جب میں مریع پر گیا تھا اس وقت میاں جی نے بک میں

کھالے کاپانی لے کر حفیظاں کے منہ پر مارا تھا۔ حفیظاں نے لٹے ہاتھ کی چپڑ ماری

واٹ دیں میاں جی کے منہ پر..... بڑا گسہ چڑھا ہے۔ آج میاں جی کو لیکن خیر میں

جاتا ہوں جی۔ زیادہ سے زیادہ دو چار مجھے بھی ٹھوک دیں گے اور کیا.....

(منظور جاتا ہے۔ آپا جی آواز دیتی ہے۔)

آپا: منظور۔

منظور: جی آپاجی۔
 آپا: چل رہے دے میاں جی کو۔
 منظور: بس جی شوق اتر گیا؟
 آپا: اباجی کہاں ہیں؟
 منظور: آپ اباجی کو زنجیری ڈال کر رکھیں۔ ان کا بھی کچھ پتا نہیں چلتا۔
 آپا: دیکھ تو کہاں ہیں اباجی بلا انہیں ادھر۔ وہ بیٹھیں مہمانوں کے پاس۔
 منظور: ابھی لایا جی بلا کر۔ اباجی کو بلانا کون سا مشکل ہے۔
 (منظور باہر جاتا ہے آپاجی چپ چاپ ہو کر پلنگ کے کنارے بیٹھتی ہے۔ پھر سر پر لگایا ہوا ٹیکہ اتارتی ہے۔)

کٹ

سین 8 ان ڈور دن

(سلطان کی ڈپنری..... اس وقت اباجی سلطان کی ڈپنری پر موجود ہیں..... سلطان ان کے ساتھ بہت مودب طریقے سے پیش آتا ہے۔ سلطان اباجی کا خط لکھ رہا ہے۔)
 اباجی: سنا بیٹا کیا لکھا ہے؟
 سلطان: فکر نہ کرو برزگو سب لکھ دیا ہے آپ کی ساری کیفیت.....
 اباجی: پھر بھی۔
 سلطان: میں نے لکھا ہے کہ ہم باقاعدگی سے آپ کے پروگرام سنتے ہیں۔ اس اتوار کو میڈم ستارہ کے فلمی گیت بہت پسند آئے۔
 اباجی: (محبت اور دبے ہوئے جوش کے ساتھ) کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ ہر ہفتے ان کے گیت سنا دیا کریں۔
 سلطان: لکھا ہے جی سب لکھا ہے آپ کے پسندیدہ گیتوں کی فرمائش بھی لکھ دی ہے۔
 اباجی: اور بیٹے..... پروگرام پروڈیوسر صاحب سے یہ بھی پوچھو بیٹا کہ اگر ہم..... میڈم

ستارہ سے ملنا چاہیں کو کس پتے پر ان کو مل سکتے ہیں؟ یہ ضروری ہے۔

سلطان: ملنے کا تو اچھا نہیں لگتا بزرگو..... میں نے یہ لکھ دیا ہے کہ..... ہم میڈم ستارہ کو خط لکھنا چاہتے ہیں۔ وہ مہربانی کر کے ان کا پتا بتادیں ریڈیو پر.....

ابا: (اپنے آپ سے) ہاں ملنے کا اچھا نہیں لگتا..... لیکن بیٹے وہ تو..... وہ تو ملک کی مایہ ناز گلوکارہ ہے، وہ تو دنیا جہاں کے لوگوں سے ملتی ہوگی۔ اگر مجھ جیسے اندھے سے مل لے گی تو..... تو بس صرف میرے خوشی ہو جائے گی اور کیا۔

سلطان: بزرگوں بات سمجھا کرو ناں، اتنے بڑے لوگوں کو آپ سے ملنے کی کیا ضرورت ہے؟

ابا: ہاں یہ بھی ٹھیک ہے اسے کیا ضرورت پڑی ہے؟
سلطان: (لفافہ بند کر کے) میں لاہور گیا تو اس کا پتا ریڈیو سٹیشن پہنچ کر لے کر آؤں گا۔ بلکہ آپ کو خود لے جاؤں گا۔ میڈم ستارہ کے۔

ابا: (خوشی کے ساتھ) تو بڑا اچھا ہے سلطان..... تیرے جیسے لوگ جہاں ہوں وہاں سے بڑی خوشبو آتی ہے..... انسانیت کی (جیب سے ایک ٹکٹ نکالتا ہے) یہ ٹکٹ لگا دے بیٹا۔

سلطان: آپ فکر نہ کریں بالکل ٹکٹ لگا دیا ہے، ایڈریس لکھ دیا ہے۔
ابا: اچھا لادے۔

سلطان: میں پوسٹ کر دوں گا۔
ابا: نہیں، نہیں، میں خود پوسٹ کروں گا۔ راستے میں ہے۔ پوسٹ بکس میں پوسٹ کر دوں گا..... خود۔

(اس وقت عاصم اندر آتا ہے۔)

عاصم: ابا جی اس وقت آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟
ابا: کچھ نہیں کچھ نہیں۔ میں سلطان سے دوائی لینے آیا تھا، کھانسی کی (ہلکا سا کھانتا ہے۔) سلطان..... سلطان بیٹے ذرا مجھے تھوڑی سی دوا کھانسی کی بنا دے۔

عاصم: ادھر آپ آپ کو تلاش کرتی پھر رہی ہے۔ نگینہ کے سسرال والے آئے ہیں اسلام